بائیسواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 20 جنوری 2011

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

لاہور-جناح ہسپتال کے پروفیسرز کی بے قاعدگیاں

*506: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال کے پروفیسرز مریضوں کو چیک نہیں کرتے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پروفیسرز 11 بجے اپنے کمروں میں آتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پروفیسرز پرائیویٹ پریکٹس کے لئے اپنے سرکاری دفتر کو استعمال کرتے ہیں اور انکا عملہ پرائیویٹ کلینک کا پتہ بتاتا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو عوام کی سہولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ ایسے پروفیسرز کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو مریضوں کو چیک نہیں کرتے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست نہ ہے-پروفیسر حضرات مریضوں کو آؤٹ ڈور میں اور وارڈز میں چیک کرتے ہیں-

(ب) پروفیسر صاحبان صبح آٹھ بجے تشریف لاتے ہیں-چونکہ انھوں نے میڈیکل کالج کے طلبا کو لیکچر دینا ہوتا ہے، اس لئے وہ لیکچر کے بعد وارڈز کا راؤنڈ کرتے ہیں اور کمروں میں آتے ہیں-

(ج) یہ درست نہ ہے-

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے کہ پروفیسر حضرات ہسپتال کے آؤٹ ڈوروں اور ان ڈوروں میں مریض چیک کرتے رہتے ہیں- فی الحال تو ان کے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے کہ جس کے خلاف ایکشن لیا جائے، ہاں اگر کوئی پروفیسر یا ڈاکٹر آؤٹ ڈور اور وارڈ میں مریض چیک نہ کرے گا تو اس کے خلاف محکمہ صحت کے قوانین کے مطابق قانونی کارروائی کی جائے گی-

(تاریخ وصولی جواب 02 اپریل 2009)

لاہور-جناح ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے سہولیات و دیگر تفصیلات

*507: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کے ابتدائی ٹیسٹ ہونے کے بعد پازیٹو مریضوں کا ایک پی سی آر ٹیسٹ کیا جاتا ہے، اگر ہاں تو اس ٹیسٹ کی کتنی فیس ہسپتال میں وصول کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چند کرپٹ ملازمین مقررہ فیس سے کم پیسے لے کر بغیر اندراج رجسٹر یا کسی اور طریقے سے ٹیسٹ ہسپتال کی لیبارٹری سے ہی کر کے یا کرواکر مریض کو دیتے ہیں؟

(ج) کیا پی سی آر ٹیسٹ کے حوالے سے کبھی کسی اہلکار وافسر کے خلاف کوئی شکایت ہسپتال میں یا محکمہ صحت میں آئی ہے، اگر آئی ہے تو اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جزو "ب" کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ابتدائی ٹیسٹ میں پازیٹو مریضوں کا مفت پی سی آر ٹیسٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 مئی 2008 تاریخ ترسیل 19 جولائی 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جناح ہسپتال میں انجمن بہبود مریضاں کی وساطت سے، جس کے کنوینر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہیں، مستحق اور غریب مریضوں کے ہیپاٹائٹس کے تمام ٹیسٹ فری کئے جاتے ہیں (جن کی فیس 1600 روپے سے لے کر 3200 روپے تک ہے) اس کے علاوہ پرائم منسٹر ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت بھی ہیپاٹائٹس کے تمام ٹیسٹ فری کئے جارہے ہیں، مزید براں صاحب حیثیت مریض کے لئے پی سی آر ٹیسٹ کی فیس 1600 روپے ہے، جو کہ صرف PCR KIT کی قیمت ہے جب کہ پرائیویٹ ہسپتال میں اس ٹیسٹ کی قیمت 3000 روپے سے 4000 روپے تک ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔

(ج) پی سی آر کے حوالے سے کبھی کسی اہلکار وافسر کے خلاف محکمہ صحت کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(د) یہ جناح ہسپتال، لاہور کے متعلقہ نہیں ہے اگر حکومت پی سی آر کے ٹیسٹ کی کٹ کے لئے اضافی فنڈز فراہم کرے تو جناح ہسپتال، لاہور میں تمام مریضوں کے ٹیسٹ مفت کئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 02 اپریل 2009)

سروسز ہسپتال لاہور میں ٹھیکیدار کی بے قاعدگیاں

*1834: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں طارق نامی ٹھیکیدار صفائی کی مد میں 20 لاکھ روپے ماہانہ وصول کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طارق نامی ٹھیکیدار تین شفٹوں کی بجائے دو شفٹوں میں کام کرواتا ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں صفائی کے عملہ کی تعداد 350 ہے جبکہ 150 اہلکاروں سے کام لیا جاتا رہا ہے؟
(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت طارق نامی ٹھیکیدار کے خلاف کوئی قانونی چارہ جوئی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 23 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 3 نومبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال کی صفائی کا ٹھیکہ کسی فرم کو نہیں دیا گیا ہے تمام صفائی ہسپتال کا ریگولر عملہ کرتا ہے۔
(ب) ہسپتال کا طارق نامی ٹھیکیدار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
(ج) ہسپتال میں 346 سینٹری ملازم ہیں۔کام کی ضرورت اور اہمیت کے مطابق تمام ملازمین کو تین شفٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر شفٹ میں ذمہ دار سپروائزر تمام عملہ کو چیک کرتا ہے۔
(د) جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)

سر گنگارام ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*1988: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک سر گنگارام ہسپتال لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟
(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کے لئے کس کس اخبار میں تشہیر کی گئی ہے، ان اخبارات کے نام اور تاریخ نیز ان کی تشہیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟
(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے کے باوجود بھرتی نہ کی گئی اور ہر دفعہ بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
(د) کیا ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر ہوئی میرٹ کا طریق کار اور میرٹ کس طرح کن کن افسران کی زیر نگرانی تشکیل پایا؟

(ہ) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ ہر دفعہ جو بھرتی کی گئی وہ بغیر میرٹ اور قواعد و ضوابط کے برعکس کی گئی اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس کی تحقیقات محکمہ ہذا کے علاوہ کسی جج سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل 2 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) یکم جنوری 2007 سے آج تک سر گنگارام ہسپتال لاہور میں کل 246 افراد بھرتی کئے گئے جن کے نام، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ میں تین مرتبہ بھرتی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے اور ان تمام اشتہارات پر کل -/161987 روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام اخبار	تاریخ اشاعت
1	نوائے وقت	20-12-06
2	مساوات	20-12-06
3	جناح	20-12-06
4	پاکستان	21-12-06
5	جنگ	22-12-06
6	پیغام	22-12-06
7	خبریں	10-12-07
8	پیغام	10-12-07
9	نیشن	11-12-07
10	آج کل	27-06-08
11	مساوات	27-06-08
12	جنگ	30-06-08

(ج) اس دوران ہر دفعہ بھرتی کا اشتہار شائع ہونے پر میرٹ اور اہلیت کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل کیا گیا۔

(د) بھرتی گورنمنٹ کی کنٹریکٹ پالیسی 2003 کے مطابق کی گئی اور جن افسران کے زیر نگرانی بھرتی ہوئی ان کے نام درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام مع عہدہ
I)	ڈاکٹر مظہر الدین، سابقہ ایم ایس /چیئر مین سلیکشن کمیٹی، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
II)	ڈاکٹر اعجاز احمد شیخ، میڈیکل سپر نٹنڈنٹ /چیئر مین سلیکشن کمیٹی، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
III)	جناب جی ایم پراچہ، ممبر بورڈ آف مینجمنٹ، فاطمہ جناح میڈیکل کالج / سر گنگارام ہسپتال،لاہور
IV)	جناب لطیف چودھری، ممبر بورڈ آف مینجمنٹ، فاطمہ جناح میڈیکل کالج / سر گنگارام ہسپتال،لاہور
V)	پروفیسر ڈاکٹر صفدر علی ملک، ہیڈ آف ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
VI)	ڈاکٹر میاں عبدالروف، سابقہ ایڈیشنل میڈیکل سپر نٹنڈنٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
VII)	ڈاکٹر بشریٰ سہیل، سابقہ ایڈیشنل میڈیکل سپر نٹنڈنٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
VIII)	ڈاکٹر انجم جمال، ایڈیشنل میڈیکل سپر نٹنڈنٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
IX)	ڈاکٹر فوزیہ دوست محمد، سابقہ ایڈیشنل میڈیکل سپر نٹنڈنٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
X)	راجہ نصیر احمد، ڈپٹی سیکرٹری جنرل، محکمہ صحت،لاہور
XI)	جناب اللہ مہر، سیکشن آفیسر، محکمہ صحت،لاہور
XII)	جناب سعید اختر، آڈٹ آفیسر، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
XIII)	ڈاکٹر عبدالقدیر زبیری، ڈپٹی میڈیکل سپر نٹنڈنٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
XIV)	ڈاکٹر عبدالغفار، ڈپٹی میڈیکل سپر نٹنڈنٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
XV)	مس رفعت ناز، فارماسسٹ، سر گنگارام ہسپتال،لاہور
XVI)	ڈاکٹر محمد اسلم، سینئر رجسٹرار سرجری سر گنگارام ہسپتال،لاہور

(ہ) سر گنگارام ہسپتال لاہور میں ہر دفعہ بھرتی میرٹ پر اور قواعد وضوابط کے مطابق ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2009)

جناح ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی رقم کی تفصیلات

*2015: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 07-2006 اور 08-2007 کے دوران ایل۔پی کی مد میں کتنی رقم جناح ہسپتال لاہور کو فراہم کی گئی تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز کن کن فرموں کمپنیز اور میڈیکل سٹور سے کی گئی؟

(د) ادویات کی لوکل پرچیز کن کن مقاصد کے لئے کی جاتی ہے اور اس کی منظوری کون سی اتھارٹی دے سکتی ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران جو رقم ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی، اس کی تحقیقات (انسپکشن) ہوئی تو کتنی رقم ہر سال خورد برد کرنے کا انکشاف ہوا؟

(و) خورد برد کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین قرار پائے نیز ان کے خلاف کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

(تاریخ وصولی 18 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) مالی سال 07-2006 میں جناح ہسپتال لاہور میں ادویات کی لوکل پرچیز کے لئے 4672000/- روپے مختص کئے گئے تھے جب کہ مالی سال 08-2007 میں اس مد میں مبلغ 8500000/- روپے مختص کئے گئے۔

(ب) مالی سال 07-2006 میں کل رقم 1830742/- روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی۔

مالی سال 08-2007 میں کل رقم 6256987/- روپے لوکل پرچیز پر خرچ ہوئی۔

(ج) ان سالوں کے دوران جناح ہسپتال میں ادویات کی لوکل پرچیز ہسپتال میں قائم فارمیسز، شیراز فارمیسی اور سی ایس ایچ فارمیسی سے کی گئی۔ ملٹی نیشنل پر 9% اور نیشنل ادویات پر 16.5% ڈسکاؤنٹ لیا گیا۔

(د) ادویات کی لوکل پرچیز ہسپتال میں آنے والے مریضوں کی روزانہ کی طبی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے اور تمام قواعد و ضوابط پورا کرنے کے بعد میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اس کی منظوری دیتے ہیں۔

(ہ) ان سالوں کے دوران ادویات کی لوکل پرچیز پر خرچ کی گئی رقم میں، اس کی تحقیقات (انسپیکشن) کے دوران کسی قسم کی رقم کے خورد برد کا انکشاف نہ ہوا۔

(و) چونکہ اس مد میں تحقیقات (انسپیکشن) کے دوران کسی قسم کی رقم خورد برد کرنے کا انکشاف نہیں ہوا اور نہ ہی کسی ملازم کو خورد برد کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے لہذا کسی کے بھی خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جا سکتا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2 اپریل 2009)</u>

<u>جناح ہسپتال لاہور میں جینیٹوریل سروسز کے ٹھیکہ کی تفصیلات</u>

<u>*2130: محترمہ نگہت ناصر شیخ:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں جینیٹوریل سروسز کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

(ب) متذکرہ ہسپتال میں جینیٹوریل سروسز کا ٹھیکہ دینے کے لئے کن کن شرائط کو انتظامیہ نے لازمی قرار دیا؟

(ج) متذکرہ ہسپتال میں جینیٹوریل کے لئے کن کن مقامی اخبارات میں اشہارات دیئے گئے؟

(د) متذکرہ ہسپتال نے جینیٹوریل سروسز کے جن مقامی اخبارات میں اشتہار دیا، ان پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ہ) ہسپتال میں جینیٹوریل کے لئے دیئے گئے اشتہار میں ٹینڈر جمع کرانے اور ٹینڈر کھولنے کی کون کون سی تاریخیں دی گئی تھیں؟

(تاریخ وصولی 5 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2008)

جواب

وزیر صحت

(الف) جناب ہسپتال لاہور میں جینیٹوریل سروسز کا ٹھیکہ سٹینڈرڈ کلینک پرائیویٹ کمپنی کو دیا گیا ہے۔

(ب) مجاذ کمیٹی، جس میں حکومت کا نمائندہ بھی ہوتا ہے۔ ٹینڈر کے تکنیکی اور مالی امور پر سفارشات بورڈ آف مینجمنٹ کو بھجوائی جاتی ہیں۔ ٹھیکہ دینے کے لئے TORs کی تمام شرائط لازمی ہیں۔ TORs کی کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جینیٹوریل سروسز کے اشتہارات ڈائریکٹر جنرل، محکمہ اشتہارات کو بھجوائے گئے تھے جو کہ بالترتیب 24 اگست 2008 کو روزنامہ "ایکسپریس" میں اور 25 اگست 2008 کو روزنامہ "نوائے وقت" اور دی "نیوز" میں شائع ہوئے تھے۔

(د) متذکرہ ہسپتال میں جینیٹوریل سروسز کے لئے 24 اگست 2008 کو روزنامہ "ایکسپریس" اور

25 اگست 2008 کو روزنامہ "نوائے وقت اور دی نیوز" میں اشتہارات شائع ہوئے اور ان پر

10572 روپے لاگت آئی۔

(ہ) دفتری اوقات میں ٹینڈر جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 ستمبر 2008 تھی اور 17 ستمبر 2008 کو بوقت 11 بجے صبح ٹینڈر کھولنے کی تاریخ دی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2010)

سر گنگارام ہسپتال لاہور-اضافی تنخواہوں کی ادائیگی کی انکوائری رپورٹ

***2359: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میرے سوال نمبر 223 کا جواب محکمہ محکمہ صحت کی فہرست سوالات میں مورخہ 26-11-08 میں شامل ہو کر ایوان میں پیش ہوا- جس میں محکمہ نے گنگارام ہسپتال کے 5 افراد کو تین ماہ کی اضافی تنخواہ دینے کا ذکر کیا ہے؟

(ب) کیا اس سے یہ مترشح نہیں ہوتا کہ ہسپتال کے دیگر کثیر عملہ کی کارکردگی ناقص رہی، اگر ہاں تو جن افراد کی کارروائی معیار کے مطابق نہ رہی ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سوال کے جواب میں تسلیم کیا گیا ہے کہ تین بنیادی تنخواہیں دینے کے عمل کی قانونی حیثیت کا تعین کرنے کے لئے انکوائری ہو رہی ہے، اگر ہاں تو انکوائری کے نتائج سے آگاہ کیا جائے؟

(د) پانچ ماہ گزر جانے کے باوجود مذکورہ انکوائری مکمل نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 2 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 13 جنوری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے-

(ب) اضافی تنخواہ بورڈ آف مینجمنٹ، فاطمہ جناح میڈیکل کالج / سر گنگارام ہسپتال لاہور کی منظوری کے تحت دی گئی ہے- (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) تاہم اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہسپتال کے باقی عملہ کی کارکردگی ناقص ہے-

(ج) سوال نمبر 223 کے جواب میں محکمہ نے انکوائری کرنے کا نہیں کہا تھا بلکہ محکمانہ چھان بین کرنے کا کہا تھا (جواب کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)، معاملہ کی چھان بین محکمہ ہذا کی تشکیل کردہ تین رکنی کمیٹی جو سینئر افسران پر مشتمل تھی- جس کی رپورٹ کے مطابق بورڈ آف مینجمنٹ، فاطمہ جناح میڈیکل / سر گنگارام ہسپتال لاہور کو شیڈول 5 "شق نمبر 25" بحوالہ پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز رولز 2003 کے تحت اضافی تنخواہ (Honorarium) دینے کا مکمل اختیار ہے (رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اعزازی تنخواہیں (Honorarium) دینے کی منظوری بورڈ آف

مینجمنٹ کی 58th میٹنگ میں دی گئی ہے جس کے چیئرمین میاں محبوب احمد، سابقہ چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ لاہور ہیں۔ منٹس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ چھان بین مکمل ہو گئی ہے جس کی تفصیل جزو "ج" پر درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جنوری 2011)

ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

***2624: جناب محمد شفیق خان:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں تفصیل گریڈ وائز اور اسامی وائز بتائیں؟

(ب) کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پر ہیں خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وائز اور اسامی وائز بتائیں، خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(ج) گائنی کی کتنی اسامیاں ہیں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 25 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال ٹیکسلا میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 30 ہے۔

جبکہ پیرا میڈیکل سٹاف بشمول نرسز کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 100 ہے۔ جن کی تفصیل گریڈ وائز اور اسامی وائز "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کل منظور شدہ اسامیوں میں سے 97 اسامیاں پر ہیں جبکہ 33 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چونکہ ڈاکٹروں کی کنٹریکٹ پر تعیناتی کا سلسلہ فی الحال بند کر دیا گیا ہے اسی لئے ان کی مزید بھرتی اب بذریعہ PPSC ریگولر بنیادوں پر کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں لیڈی ڈاکٹرز کی ریگولر بھرتی کے لئے پبلک سروس کمیشن میں انٹرویو شروع ہو رہے ہیں اور میل ڈاکٹرز کے لئے اخباروں میں اشتہار آ چکا ہے۔ سپیشلسٹ کی کمی کو جلدی دور کرنے کے لئے محکمہ صحت ان کو ایڈہاک بنیادوں پر بھرتی کے لئے اشتہار دے دیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ گریڈ 05 سے 16 تک بھرتی پر پابندی ہے جونہی یہ پابندی ختم ہو گی یہ اسامیاں بھی پر کر دی جائیں گی۔

(ج) گائنی کالوجسٹ کی دو اسامیاں ہیں اور ایک گائنا کالوجسٹ کام کر رہی ہے دوسری اسامی 09-02-3 سے خالی ہے جس کو ایڈ ہاک پر پر کرنے کے لئے اشتہار دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

پی پی 7 کے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کی تفصیلات

*2626: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 7 راولپنڈی میں کتنے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز ہیں؟

(ب) کون کون سے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں خالی اسامیاں کب تک پر کر دی جائیں گی؟

(ج) ان میں سے کون کون بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں ایکسرے مشینیں ہیں، ان میں سے کتنی چالو اور کتنی خراب ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 21 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پی پی 7 راولپنڈی میں کوئی آر ایچ سی نہ ہے۔جب کہ مندرجہ ذیل آٹھ بی ایچ یوز ہیں۔

I) بی ایچ یو بنجیال (Binjial)، II) کولیاں حمید (Kolian Hameed)، III) کڑھائی میال (Karahi Mial)، IV) چکری (Chakri)، V) ہرنیاں والا (Harnianwala)، VI) عثمان کھٹار (Usman Khattar)، VII) سالار گاہ (Salargah)، VIII) چاہان (Chahan)

(ب) تمام بی ایچ یوز پر ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، جبکہ پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔بھرتی پر گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے پابندی ہے۔جیسے ہی پابندی ختم ہو گی خالی اسامیوں کو پر کیا جائیگا۔

(ج) کسی بھی بی ایچ یو پر ایکسرے مشین حکومت پنجاب کی طرف سے منظور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 اکتوبر 2010)

ٹی ایچ کیو بھلوال کی ایمبولینسز ودیگر مشینری کی تفصیلات

*2675: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹی ایچ کیو بھلوال میں کتنی ایمبولینسز اور ایکسرے مشینیں ہیں؟

(ب) ان کی دیکھ بھال پر مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) ان میں کتنی ایمبولینسز اور ایکسرے مشینیں کب سے خراب ہیں؟

(د) ان کی مرمت کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) اس ہسپتال کو ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی گرانٹ کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 21 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ٹی ایچ کیو ہسپتال بھلوال میں 2 عدد ایمبولینسز اور 2 عدد ایکسرے مشینیں کام کر رہی ہیں۔

(ب) ان کی دیکھ بھال پر 08-2007 میں -/140000 روپے خرچ ہوئے تھے اور 09-2008 کے لئے -/150000 روپے فراہم کئے گئے ہیں جو ابھی خرچ نہیں ہوئے ہیں۔

(ج) کوئی بھی ایمبولینس اور ایکسرے مشین خراب نہیں ہے۔

(د) جب بھی کوئی ایمبولینس یا ایکسرے مشین خراب ہوگی تو اقدامات کئے جائیں گے۔

(ہ) اس ہسپتال کو سال 08-2007 میں ہیلتھ سیکٹر ریفارمز کے تحت -/1788000 روپے اور 09-2008 میں -/1486000 روپے میڈیکل سٹاف کو بطور الاؤنس فراہم کئے گئے تھے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2009)

تحصیل بھلوال میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز بنانے کا مسئلہ

*2678: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال (سرگودھا) میں کتنے آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز کس کس یونین کونسل میں قائم ہیں؟

(ب) جن یونین کونسلز میں یہ سنٹرز نہیں ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان یوسیز میں بی ایچ یوز یا آر ایچ سیز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 21 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 23 فروری 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل بھلوال میں ایک THQ، تین RHCs اور 19 BHUs ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تفصیل آر ایچ سیز:-

نمبر شمار	نام آر ایچ سی	نام یونین کونسل
1	میانی	U/C No.4
2	بھیرہ	U/C 8 & 9
3	پھلروان	U/C No. 28

تفصیل بی ایچ یوز

نمبر شمار	نام بی ایچ یو	نام یونین کونسل	نمبر شمار	نام بی ایچ یو	نام یونین کونسل
1	چک سیدا	U/C N0.2	2	کلیان پور	U/C No.3
3	حضور پور	U/C No. 6	4	ہاتھی ونڈ	U/C No.10
5	علی پور سیداں	U/C No.11	6	نبی شاہ خورد	U/C No. 12
7	چک مبارک	U/C No. 13	8	رتوکالا	U/C No. 15
9	رکھ چراگاہ	U/C No. 16	10	چک نمبر ML-10	U/C No. 17
11	پرانا بھلوال	U/C No. 18	12	چک نمبر 18/NB	U/C No. 19
13	چک نمبر 10/NB	U/C No. 20	14	چبہ پرانا	U/C No. 21
15	چک نمبر 8/ML	U/C No. 21	16	دھوری	U/C No. 27
17	سالم	U/C No. 29	18	دیوال	U/C No. 30
19	چک نمبر 2/NB	U/C No. 22			

(ب) جن یونین کونسلز میں بی ایچ یوز موجود نہ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(1) مڈھ پرگنا، یوسی نمبر 1، (2) کوٹ احمد خان، یوسی نمبر 5، (3) فتح گڑھ، یوسی نمبر 7 جب کہ سردار پور نون، یوسی نمبر 14 میں بی ایچ یو کی عمارت زیر تعمیر ہے جو کہ اس سال مکمل ہو جائے گی۔

(ج) فتح گڑھ یوسی نمبر 7 میں بھوجی کوٹ میں بی ایچ یو بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے جس پر تخمینہ لاگت 9.990/- ملین روپے سال 2008-09 میں بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے (MPA) گرانٹ منظور ہو چکی ہے۔

مٹھ پر گنایونین کونسل نمبر 1، کوٹ احمد خان، یونین کونسل نمبر 5 میں بی ایچ یو ز بنانے کے لئے اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام 10-2009 میں شامل کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

سر گنگارام ہسپتال لاہور میں نرسنگ سکول ہاسٹل میں بے قاعدگیاں

*2818: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سر گنگارام ہسپتال کے نرسنگ سکول میں زیر تربیت نرسسز کے لئے ایک ہاسٹل قائم ہے اس کے کمروں کی تعداد کیا ہے کیا طالبات کی تعداد کے لحاظ سے کمروں کی تعداد پوری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہاسٹل کے بعض کمروں میں منظور شدہ تعداد سے زیادہ 4،5 طالبات ہیں اور بعض کمروں میں کم ایک یا دو ہیں اسکی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طالبات کے ہوسٹل میں بعض کمروں میں ٹیوٹرز بھی رہائش پذیر ہیں جو قواعد و ضوابط کے برعکس ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تعداد کے لحاظ سے مزید کمرے تعمیر کرنے ،کمروں میں طالبات کی تعداد پالیسی کے مطابق اور طالبات کے کمروں میں ٹیوٹروں کی رہائش ختم کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2009 تاریخ ترسیل 04 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سر گنگارام ہسپتال میں نرسنگ طالبات اور نرسز کے لئے مشترکہ ایک ہی ہاسٹل ہے جس کے دو فلور نرسنگ طالبات کے لئے مختص ہیں۔ گورنمنٹ احکامات کے مطابق نرسنگ طالبات کا ٹریننگ کے دوران ہوسٹل میں رہائش رکھنا ضروری نہ ہے۔ اکثر لوکل طالبات ڈے سکالر ہیں اور روزانہ گھروں سے آتی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ مذکورہ ہوسٹل کے کمروں میں نرسنگ طالبات کی تعداد مختلف ہے کیونکہ ہوسٹل میں تین مختلف سائز کے کمرے موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- پانچ کمرے 20 x 18 سائز کے ہیں جن میں ہر کمرے میں طالبات کی تعداد 07

2- 22 کمرے 15 x 18 سائز کے ہیں جن میں ہر کمرے میں طالبات کی تعداد 05

3- 6 کمرے 14 x 16 سائز کے ہیں جن میں ہر کمرے میں طالبات کی تعداد 03
موجودہ ہاسٹل میں رہائش پذیر طالبات کی تعداد 136 ہے

(ج) یہ بات ہرگز درست نہ ہے کہ نرسنگ ہوسٹل کے بعض کمروں میں ٹیوٹر رہائش پذیر ہیں۔

(د) طالبات کو کمروں کے سائز کے مطابق ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور ہوسٹل میں کوئی ٹیوٹر رہائش پذیر نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2010)

سر گنگارام ہسپتال کے نرسنگ ہاسٹل میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*2819: محترمہ ثمینہ نوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سر گنگارام ہسپتال میں نرسنگ سکول کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ب) مذکورہ سکول میں سٹاف کی تعداد مع نام، گریڈ بتائی جائے؟

(ج) کیا مذکورہ سکول کے ملازمین نرسنگ ہاسٹل میں رہائش رکھ سکتے ہیں اگر ہاں تو کن قواعد کے تحت، آگاہ فرمائیں؟

(د) مذکورہ سکول میں نرسز کیلئے داخلہ پالیسی کیا ہے اور منظورہ شدہ سیٹیں کتنی ہیں 08۔2007 اور 09۔2008 میں کتنی طالبات کو داخلہ دیا گیا اور داخلہ کمیٹی کن کن افسران پر مشتمل تھی نام عہدہ سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول میں داخلہ صرف سکول کی پرنسپل کی صوابدید پر ہوتا ہے؟

(و) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ قواعد کے برعکس رہائش پذیر اور قواعد سے ہٹ کر داخلہ دینے والی اتھارٹی کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 6 فروری 2009 تاریخ ترسیل 04 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سر گنگارام ہسپتال میں نرسنگ سکول کا قیام دسمبر 1948 میں عمل میں لایا گیا۔

(ب) مذکورہ سکول میں سٹاف کی کل تعداد 17 ہے جن کی تفصیل مع نام و گریڈ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ سکول / ہاسٹل میں فیملی رہائشیں موجود نہ ہیں۔ گزٹیڈ نرسز کے لئے علیحدہ بلاک موجود ہے جس میں نرسنگ سکول کی ایک ہیڈ نرس رہائش پذیر ہے اور قواعد کے مطابق واجبات ادا کرتی ہے۔

(د) مذکورہ سکول میں تمام سرکاری نرسنگ سکولوں کی طرح حکومت پنجاب کی جاری کردہ داخلہ پالیسی چٹھی نمبری S O (TRG) 6-14/2002 مورخہ 18 دسمبر 2003 اور 16 اگست 2007 کی بنیاد پر داخلے کئے جاتے ہیں۔ (کاپی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مذکورہ سکول آف نرسنگ میں کل 231 نرسنگ سٹوڈنٹس کی سیٹیں ہیں جن میں 178 جنرل نرسنگ کے لئے اور 53 نرس مڈوائف کے لئے مختص ہیں۔ 08-2007 میں 55 سٹوڈنٹ نرسز کے لئے اور 09-2008 میں 34 سٹوڈنٹ نرسز کے خالی سیٹوں پر داخلے کئے گئے۔داخلہ کمیٹی حکومت پنجاب کے مندرجہ ذیل افسران پر مشتمل ہوئی ہے۔ (کاپی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

1-پرنسپل، سکول آف نرسنگ	چیئرمین
2-ایڈیشنل سیکرٹری صحت یا اس کا نمائندہ	ممبر
3-ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	ممبر
4-سینئر نرسنگ انسٹرکٹر سکول ہذا	ممبر

(ہ) یہ درست نہ ہے بلکہ داخلہ صرف میرٹ کی بنیاد پر حکومت پنجاب کی وضع کردہ داخلہ پالیسی کے مطابق ہوتا ہے۔

(و) قواعد سے ہٹ کر نہ تو کوئی نرسنگ سکول کا ملازم ہوسٹل میں رہائش پذیر ہے اور نہ ہی قواعد سے ہٹ کر کسی کو نرسنگ سکول میں داخلہ دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2009)

عورتوں کی ڈیڈ باڈیز کا پوسٹمارٹم کرنے کے لئے خواتین ڈاکٹرز کی تعیناتی کا معاملہ

*2836: رانا محمد اقبال خاں: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے ہر تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال و دیگر بڑے ہسپتالوں میں ڈیڈ ہاؤسز قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام ڈیڈ باڈیز عورت / مرد کا پوسٹمارٹم مرد ڈاکٹر ہی کرتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت عورتوں کی ڈیڈ باڈیز کے پوسٹمارٹم کیلئے خواتین ڈاکٹرز متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 فروری 2009 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور بڑے ہسپتالوں میں ڈیڈ ہاؤس / (Mortuaries) قائم ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ درحقیقت مرد ڈاکٹر صرف مرد ڈیڈ باڈیز کا پوسٹ مارٹم کرتے ہیں جبکہ عورتوں کی ڈیڈ باڈیز کا پوسٹ مارٹم صرف خواتین ڈاکٹرز کر سکتی ہیں۔ جیسا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ نمبر AR(L)SCJ بتاریخ 20-03-96 میں حکم جاری کیا گیا ہے جس کی کاپی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں 2006 میں 1753، 2007 میں 1509 اور 2008 میں 1750 عورتوں کا پوسٹ مارٹم پنجاب بھر کے مختلف ہسپتالوں میں ہوا۔ یہ تمام پوسٹ مارٹم خواتین ڈاکٹرز نے کئے ہیں۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں یا تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں جہاں پوسٹ مارٹم ہوتے ہیں پہلے ہی خواتین ڈاکٹروں کو تعینات کیا گیا ہے اور عورتوں کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم وہی کرتی ہیں تاہم اگر کچھ پوسٹیں خالی ہوتی ہیں تو حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق خواتین ڈاکٹروں کو کنٹریکٹ پر تعینات کر کے پر کر دی جاتی ہیں۔ مزید برآں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان سالوں میں پنجاب بھر میں دفتر سرجن میڈیکولیگل پنجاب کو (جو کہ پورے پنجاب میں پوسٹ مارٹم کیسز کی نگرانی کرتا ہے) ایسی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہو کہ کسی عورت کی ڈیڈ باڈی کا پوسٹ مارٹم کسی مرد ڈاکٹر نے کیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2009)</u>

<u>سیالکوٹ شہر کے ہسپتالوں میں مردہ خانہ بنانے کا مسئلہ</u>

<u>*2870: رانا آصف محمود:</u> کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ شہر کے دو بڑے سرکاری ہسپتالوں میں مردہ خانہ (مارچری) نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر کسی نعش کو دو یا چار دن رکھنا ہو تو اس کے لئے نعش لاہور شہر کے ہسپتالوں میں لا کر رکھی جاتی ہیں؟

(ج) کیا حکومت سیالکوٹ کے شہر میں مردہ خانہ (مارچری) بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 فروری 2009 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سیالکوٹ کے دو بڑے ہسپتالوں میں سے علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں مردہ خانہ (مارچری) موجود ہے اور وہاں باقاعدہ پوسٹ مارٹم ہوتے ہیں جبکہ دوسرے ہسپتال (گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال) میں مردہ خانہ (مارچری) نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔اگر کسی نعش کو دو چار دن رکھنا ہو تو اس کے لئے نعش لاہور شہر کے ہسپتالوں میں لاکر رکھی جاتی ہیں۔

(ج) حکومت فی الحال گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ شہر میں مردہ خانہ (مارچری) بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔تاہم حکومت اس وقت تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں چار نعشوں کو محفوظ رکھنے کے لئے کولنگ چیمبرز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

سیالکوٹ شہر کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز و پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2871: رانا آصف محمود: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر کے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں پر جلد از جلد بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2009 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سیالکوٹ شہر میں دو ہسپتال (علامہ اقبال میموریل ہسپتال اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال) واقع ہیں۔علامہ اقبال میموریل ہسپتال میں میڈیکل آفیسرز کی 11 اور گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال میں 3 اسامیاں خالی ہیں۔تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے بھرتی بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن ریگولر بنیادوں پر کی جارہی ہے۔

پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی کے لئے اختیار ضلعی حکومت کو ہے جس کے لئے درخواستیں واک ان انٹرویو کے تحت وصول کی جاتی ہیں اور ہر ماہ کی دوسری اور چوتھی جمعرات کو انٹرویو ہوتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 مارچ 2010)

پی آئی سی لاہور ایمرجنسی میں بیڈز کی تعداد اور دیگر تفصیلات

*2906: خواجہ عمران نذیر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ایمرجنسی میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایمرجنسی میں کم بیڈز ہونے کی وجہ سے مریضوں اور ہسپتال انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال کی ایمرجنسی میں بیڈز کا اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009 تاریخ ترسیل 2 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور کی ایمرجنسی 14 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور کی ایمرجنسی میں روزانہ 30 مریض داخل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر زیادہ مریض آئیں تو جیلانی بلاک جو کہ ایمرجنسی کے ساتھ منتصل ہے اس میں داخل کئے جاتے ہیں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں، حکومت پنجاب چھ ماہ میں ایمرجنسی میں 40 بیڈز کا اضافہ کر رہی ہے جس پر 20 ملین روپے لاگت آئے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2009)

ضلع فیصل آباد کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2915: ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ضلع میں BHUs اور RHCs سرکاری اور پرائیویٹ عمارتوں میں کتنے سنٹرز ہیں؟

(ب) Donate کی گئی عمارتوں میں قائم BHUs اور RHCs کی مکمل تفصیل اور Location بیان کی جائے؟

(ج) کیا Donate کی گئی عمارتوں کے مالکان کا مذکورہ سنٹرز میں بھی کوئی عمل دخل ہوتا ہے، اگر ہے تو کیا حکومت اس عمل دخل کو ختم کروانے اور سنٹرز کو کرائے یا سرکاری عمارتوں میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2009 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع فیصل آباد میں کوئی بھی بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کسی بھی سرکاری اور پرائیویٹ عمارت میں کام نہیں کر رہے بلکہ جس جگہ یہ سینٹرز قائم ہیں وہ زمین پہلے باقاعدہ محکمہ صحت کے نام منتقل ہوتی ہے، پھر بعد میں Health Facility قائم کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں کوئی بھی بنیادی مرکز صحت اور دیہی مرکز صحت کسی بھی Donate کی گئی عمارت میں کام نہیں کر رہے بلکہ یہ محکمہ صحت کو الاٹ کی گئی زمین پر قائم کئے گئے ہیں۔

(ج) چونکہ تمام بنیادی مراکز صحت اور دیہی مراکز صحت کسی بھی Donate کی گئی عمارت میں کام نہیں کر رہے اس لئے یہاں پر کسی پرائیویٹ یا کسی دوسرے سرکاری شعبہ کا کوئی عمل دخل نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 مئی 2009)

ضلع فیصل آباد۔ٹی ایچ کیو، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں سٹاف کی تعیناتی کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*2916: ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں ٹی ایچ کیو، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں تعینات سٹاف کو ایک سنٹر میں کتنے عرصہ کے لئے تعینات کیا جاتا ہے؟

(ب) مذکورہ سنٹر میں تعینات سٹاف کی ٹرانسفر اینڈ پوسٹنگ کی پالیسی اور کرائیٹیریا کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض سنٹرز میں سٹاف بیس بیس سال سے تعینات ہے جس کی وجہ سے عوام بلکہ ان سنٹرز کے ڈاکٹروں کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان سنٹرز میں عرصہ دراز سے تعینات سٹاف کا تبادلہ کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 فرری 2009 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) کنٹریکٹ ملازمین کی بھرتی عرصہ تین سال اور ڈاکٹرز / سپیشلسٹ ڈاکٹرز / لیڈی ڈاکٹرز کی کنٹریکٹ بھرتی عرصہ 5 سال کے لئے کی جاتی ہے۔کنٹریکٹ تقرری ایک ہی Health Facility پر کی جاتی ہے جو Non-transferable اور Extendable ہے اور تسلی بخش کارکردگی سے مشروط ہے۔محکمہ صحت میں ریگولر ملازمین / ریگولر ڈاکٹرز / سپیشلسٹ ڈاکٹرز / لیڈی ڈاکٹرز کے لئے عرصہ تعیناتی کی کوئی مدت مخصوص نہیں ہے۔البتہ کسی شکایت غیر تسلی بخش کارکردگی اور دیگر الزامات کی صورت میں کسی بھی ملازم کو کسی بھی وقت ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

(ج) یہ درست ہے۔لیکن شکایات یا غیر تسلی بخش کارکردگی کی صورت میں تبادلہ یا تادیبی کارروائی ہو سکتی ہے ان ملازمین کو کسی قسم کی محکمانہ استثنیٰ Immunity بھی حاصل نہ ہے۔

(د) کسی ملازم کے خلاف شکایت کی صورت میں حکومت کسی بھی ملازم کا تبادلہ کر سکتی ہے۔بصورت دیگر بوجہ زیادہ عرصہ تعیناتی حکومت کسی ملازم کو ٹرانسفر کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

سرکاری ہسپتالوں میں کنسلٹنگ ڈاکٹرز کو پرائیویٹ پریکٹس کرنے کا معاملہ

*2925: جناب شہریار ریاض: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں کنسلٹنگ ڈاکٹروں، ایم ایس اور پرنسپل الائیڈ ہسپتال راولپنڈی کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ پریکٹیسنگ ڈاکٹرز سرکاری ہسپتالوں کو پرائیویٹ پریکٹس کے لئے شام میں استعمال کر سکتے ہیں؟

(ج) کیا اس مد میں گورنمنٹ کو 20 فیصد سے 30 فیصد حصہ ملنے سے کثیر آمدنی ہو سکتی ہے؟

(تاریخ وصولی 21 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) محکمہ صحت حکومت پنجاب کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز اور کنسلٹنٹ حضرات کو اپنی شرائط ملازمت کے تحت اپنی پرائیویٹ پریکٹس اپنی رہائش گاہ پر (مشورے کی حد تک) کی اجازت

ہے۔علاوہ ازیں پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز ایکٹ 2003 کے سیکشن 12 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے مطابق ان consultants کو ترجیحاً سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی بھی اجازت ہے۔تاہم مناسب infrastructure جس میں consultant rooms، پرائیویٹ وارڈز وغیرہ شامل ہیں، کی عدم دستیابی کی بنا پر اس قانون پر سختی سے عملدرآمد کرنا فی الحال ممکن نہیں ہے۔انتظامی عہدوں پر فائز ڈاکٹرز / کنسلٹنٹ مجاز اتھارٹی کی اجازت سے پریکٹس کر سکتے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے۔پنجاب میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز ایکٹ 2003 کے سیکشن 12 کے مطابق ان consultants کو ترجیحاً سرکاری ہسپتالوں میں پرائیویٹ پریکٹس کرنے کی بھی اجازت ہے۔

(ج) سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجہ کی سہولیات (بشمول پرائیویٹ کیسز) آمدنی یا منافع کی غرض سے مہیا نہیں کی جاتیں۔کیونکہ ایسی صورت میں عوام الناس کو دی جانے والی خدمات متاثر ہو سکتی ہیں۔ لہذا اس مد میں کثیر آمدنی کی توقع نہیں ہے البتہ مروجہ قانون کے مطابق تمام پرائیویٹ کیسز کی فیس میں سے 35% گورنمنٹ کے خزانے میں جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جنوری 2011)

بہاول وکٹوریہ ہسپتال، مشینری /آلات کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

*2949: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2004 تا حال بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کے لئے کتنی مشینری /آلات خریدے گئے، مکمل تفصیل مع تاریخ خرید فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے لئے نئی سی ٹی سکین مشین، ایکسرے مشین اور ایم آر آئی مشین بھی خریدی گئیں، مذکورہ مشین کس کس تاریخ کو خریدی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر مشینری اور آلات ابھی تک ڈبوں میں بند ہیں اور ان کو زیر استعمال نہیں لایا گیا؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس مشینری اور آلات کو کب تک استعمال میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز اب تک استعمال میں نہ لانے کی وجوہات اور ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 23 فروری 2009 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سال 2004 تا حال خریدی گئی مشینری کی فہرست مع تاریخ خریداری اور کام میں لانے کی تاریخ کے ساتھ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں ایم آر آئی مشین موجود ہے جو 06-10-21 کو خریدی گئی تھی اور تاحال کام کر رہی ہے۔اس کے علاوہ 2004 سے اب تک جو مشینری خریدی گئی ہے اس کی فہرست ''الف'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تاہم نئی سی ٹی سکین مشین کی خریداری کے لئے کنٹریکٹ نمبر 9686

مورخہ 09-03-02 میسرز میڈیکوپس لاہور کے نام جاری ہو چکا ہے اور تین ماہ میں مشین کی سپلائی متوقع ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں اب تک جو آلات خریدے گئے ہیں وہ سب اس وقت استعمال میں ہیں۔ان کی تفصیل مع کام میں لانے کی تاریخ''الف'' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔ بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں اب تک جو آلات خریدے گئے ہیں وہ سب اس وقت استعمال میں ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مئی 2009)

قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں منظور شدہ گزٹیڈ اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2950: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں اس وقت کتنی گزٹیڈ اسامیاں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں گریڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ کالج میں اس وقت جو ملازمین ریٹائرمنٹ کے بعد کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کے نام ولدیت عہدہ تعلیمی قابلیت اور عرصہ کنٹریکٹ کی تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں خالی اسامیوں کی تعداد PMDC کے Criteria کے مطابق زیادہ ہے اگر ہاں تو حکومت ان خالی اسامیوں پر کب تک تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 23 فروری 2009 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت قائداعظم میڈیکل کالج بہاول پور میں منظور شدہ گزٹیڈ اسامیوں کی تعداد 268 ہے جس میں سے 65 اسامیاں خالی پڑی ہیں تاہم ان اسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

گریڈ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
20	36	07

19	47	20
18	71	15
17	114	23

(ب) ریٹائرمنٹ کے بعد اس وقت صرف ایک ملازم کنٹریکٹ پر کام کر رہا ہے جس کے کوائف درج ذیل ہیں۔

نام	ولدیت	نام اسامی	تعلیمی قابلیت	عرصہ کنٹریکٹ
محمد اختر	کریم بخش	آڈٹ آفیسر	B A/ S.A.S	22-10-02

(ج) خالی اسامیوں کا PMDC Criteria سے براہ راست کوئی تعلق نہ ہے۔تاہم قائداعظم میڈیکل کالج میں خالی اسامیاں پر کرنے اور سیٹوں کی تعداد PMDC Criteria کے مطابق کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30دسمبر 2010)

چلڈرن ہسپتال ملتان، طبی مشینری اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*2956: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال ملتان میں کتنی اور کون کون سی طبی مشینری اور ایمبولینسز ہیں؟

(ب) یہ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) اس میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں، گریڈ، اسامی اور شعبہ وائز کتنی ہیں؟

(د) اس وقت کون کون سی کس کس گریڈ کی اسامیاں کس کس شعبہ کی خالی ہیں؟

(ہ) اس ہسپتال کو کون کون سی طبی مشینری کی ضرورت ہے؟

(و) حکومت اس مشینری کیلئے کب تک ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت فنڈز فراہم کرے گی؟

(تاریخ وصولی 23فروری 2009 تاریخ ترسیل 2اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان میں موجودہ طبی مشینری کی لسٹ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ہسپتال ہذا میں دو ایمبولینسز موجود ہیں۔

(ب) چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان 300 بیڈز پر مشتمل ہے جس میں سے 150 بیڈز کا ہسپتال کام کر رہا ہے اور بقیہ 150 بیڈز کے کنسٹریکشن کے کام کے لئے ٹینڈرز ہونے والے ہیں۔

(ج) ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 118 ہے جن کی گریڈ، اسامی اور شعبہ وائز تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ہسپتال ہذا میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور کلاس چہارم کی کل 74 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) چلڈرن ہسپتال کے لئے مطلوبہ مشینری کی لسٹ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت رقوم RHCs اور BHUs کے لئے فراہم کی جاتی ہیں۔ جب کہ چلڈرن ہسپتال ملتان ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت نہیں آتا اس لئے اس پروگرام کے تحت چلڈرن ہسپتال ملتان کو فنڈز فراہم نہیں کئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

چلڈرن ہسپتال ملتان، عمارت کی تعمیر اور اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2957: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کی عمارت کب سے زیر تعمیر ہے اور کتنی عمارت مکمل ہوئی؟

(ب) اس عمارت کی تعمیر کیلئے سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ج) اس کی عمارت کب تک مکمل ہو گی؟

(د) اس ہسپتال میں یکم جنوری 2008 سے آج تک جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ہ) کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں نیز خالی اسامیاں کب تک پر کی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 23 فروری 2009 تاریخ ترسیل 2 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) چلڈرن ہسپتال کمپلیکس ملتان کی عمارت دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک پرانے حصے پر اور دوسری نئے حصے پر مشتمل ہے۔ پرانا حصہ 1927 میں تعمیر ہوا تھا اور نیا حصہ 1998 میں بنا تھا۔ جبکہ 150 بیڈز (وارڈ) کا توسیعی منصوبہ حکومت پنجاب سے بحوالہ نمبر SO(Dev-I)36-(P-I)2006/4 مورخہ 08-8-18 منظور ہو چکا ہے اور جلد کنسٹرکشن ورک کے لئے ٹینڈرز ہونیوالے ہیں۔

(ب) اس عمارت (150 بیڈز وارڈز) توسیعی منصوبہ کی تعمیر کے لئے مالی سال 08-2007 میں کوئی سالانہ رقم فراہم نہیں کی گئی جب کہ مالی سال 09-2008 میں (15.000) ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) اس عمارت (150 بیڈز توسیعی منصوبہ) کی تکمیل ٹھیکہ ہونے کے بعد تین سال میں ہو گی۔

(د) ہسپتال ہذا میں یکم جنوری 2008 سے آج تک مندرجہ ذیل بھرتی ہوئی ہے:۔

نام اسامی	تعداد اسامی
سینئر رجسٹرارز	07
رجسٹرارز	04
انستھیزیانسٹ	02
سائیکالوجسٹ	01
میڈیکل آفیسرز	26
ہیڈ نرسز	02
چارج نرسز	25
پیرامیڈیکل سٹاف	151

(ہ) ہسپتال ہذا میں کل 74 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 14 جولائی 2009)

پی پی 294 میں سرکاری ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹرز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2982: جناب جاوید حسن گجر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 294 رحیم یار خان میں کتنے سرکاری ہسپتال، آر ایچ سی اور بی ایچ یوز ہیں؟

(ب) ان ہیلتھ سنٹرز میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں تمام ہسپتالوں/ہیلتھ سنٹرز میں خالی اسامیاں پر کرنے اور مسنگ فیسلٹی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 25 فروری 2009 تاریخ ترسیل 04 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) حلقہ پی پی 294 میں درج ذیل ہیلتھ مراکز ہیں۔

I) بنیادی مرکز صحت چک نمبر 107/P

II) بنیادی مرکز صحت چک نمبر 100/P

III) بنیادی مرکز صحت بستی غلام رسول

IV) بنیادی مرکز صحت وچھانی

V) دیہی مرکز صحت منٹھار

(ب) حلقہ پی پی 294 میں کسی بھی بنیادی مرکز صحت جو کہ پنجاب رورل سپورٹس پروگرام کے تحت کام کر رہے ہیں پر ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف کی اسامیاں خالی نہ ہیں۔ تاہم دیہی مرکز صحت منٹھار میں لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی خالی اسامی پر سلیکشن ہو چکی ہے۔ تاہم منتخب امیدوار کے کاغذات کی مکمل چھان بین کے بعد مذکورہ امیدوار کو تعینات کر دیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں، صوبائی حکومت پنجاب ہیلتھ سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت مسنگ فیسلٹی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت دیہی مراکز صحت میں کام جاری ہے اور جبکہ بعد میں بنیادی مراکز صحت پر کام کیا جائے گا اور ہسپتالوں میں حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق بھرتیوں کا عمل جاری ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)</u>

<u>ہیپاٹائٹس کے خاتمہ کے لئے اور پولیو طرز کا پروگرام شروع کرنے کے لئے اقدامات</u>

*3020: <u>محترمہ خدیجہ عمر: </u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت پنجاب ہیپاٹائٹس کو ختم کرنے کے لئے پولیو طرز کا پروگرام پورے پنجاب میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تاکہ ہیپاٹائٹس مرض کو جلد سے جلد کنٹرول کیا جا سکے، اگر نہیں تو اس کی وجہ سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

ہر پروگرام اپنی ضروریات کے مطابق مختلف لائحہ عمل اختیار کرتا ہے اور مختلف اقدامات اٹھائے جاتے ہیں۔ یہ اقدامات ماہرین کی آراء کے بعد تجویز کئے جاتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس کے حوالے سے حکمت عملی بڑی جامع ہے اور یہ تمام ماہرین کی متفقہ رائے کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے جس کے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)</u>

ہیپاٹائٹس کی روک تھام اور آگاہی پروگرام کی تفصیلات

***3021: محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے پورے پنجاب میں آگاہی پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) حکومت نے ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے آج تک جو مثبت اقدامات اٹھائے ہیں،ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے آگاہی پروگرام حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔اس پروگرام کے تحت میڈیا پریس،ٹی وی،ریڈیو انٹر پرسنل کمیونیکیشن،واک اور سیمینار کی صورت میں ہیپاٹائٹس کے متعلق آگاہی اور شعور عوام تک پہنچایا جارہا ہے تاکہ وہ موذی مرض سے محفوظ رہ سکیں۔

(ب) پنجاب حکومت نے ہیپاٹائٹس کی روک تھام اور اس سے نمٹنے کے لئے کم وسائل اور اقتصادی مشکلات کے باوجود انقلابی پروگرام شروع کر رکھا ہے۔اس پروگرام کے تحت بچاؤ اور علاج کے لئے جامع اقدامات کئے گئے ہیں:-

I) ہیپاٹائٹس B سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکوں کا پروگرام

II) تمام ٹیچنگ و ضلعی ہسپتالوں میں تشخیص کی سہولیات کی فراہمی

III) تمام ٹیچنگ و ضلعی ہسپتالوں میں علاج کی سہولیات کی فراہمی

IV) جامع ٹریننگ کا انتظام

V) شعور و آگاہی کی مہم

VI) ہسپتال کے فضلہ کو ٹھکانے لگانے کا انتظام

VII) سروے اور ریسرچ

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

ہیپاٹائٹس کی روک تھام کی تفصیلات

*3073: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت پنجاب میں لاکھوں افراد ہیپاٹائٹس مرض کی مختلف اقسام کا شکار ہیں اور مزید یہ مرض دن بدن بڑھ رہا ہے ؟

(ب) کیا حکومت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکنے کیلئے ہر تحصیل اور ضلع میں ہیپاٹائٹس کے خصوصی شعبے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں مکمل لیبارٹریاں اور وارڈ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 24 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پاکستان میڈیکل ریسرچ کونسل کے ایک سروے کے مطابق ہر 13 واں شخص اس کا شکار ہے اور اس وقت 12 سے 13 ملین لوگ اس مرض کا شکار ہیں۔ہیپاٹائٹس کی بہت سی اقسام ہیں۔ ایک قسم آلودہ پانی اور ناقص خوراک کے ذریعے پھیلتا ہے اور دوسری قسم میں ہیپاٹائٹس B اور C شامل ہیں جو نہایت مہلک اور خطرناک ہیں۔متاثرہ شخص کے خون / خون آلود اشیائ، سیفٹی، استرا اور جراحی کے آلات کے استعمال سے ہیپاٹائٹس B اور C پھیلتا ہے۔جبکہ ہیپاٹائٹس A اور E آلودہ پانی سے پھیلتا ہے لیکن یہ Self Limiting ہے اور زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔

(ب) حکومت ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے تمام ٹیچنگ اور تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال DHQ میں تشخیص وعلاج کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔حکومت پنجاب نے اقتصادی مشکلات اور کم مالی وسائل کے باوجود ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے ایک انقلابی پروگرام شروع کرر کھا ہے۔تمام ہسپتالوں میں مفت PCR ٹیسٹ کی فراہمی، ELISA ٹیسٹ کی سہولیات کی فراہمی، علاوہ ازیں مستحق مریضوں کے ہیپاٹائٹس بی اور سی کے علاج سہولیات اور مفت ادویات کی فراہمی شامل ہے، ایک خطیر رقم سے PCR لیبارٹری 6 شہروں میں قائم کی گئیں۔ (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کی روک تھام کے لئے آگاہی پروگرام کی تفصیلات

*3074: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ہیپاٹائٹس کی روک تھام کیلئے محکمہ پورے پنجاب میں آگاہی پروگرام شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ عوام کو اس مرض کے بارے میں زیادہ سے زیادہ شعور دیا جا سکے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ہیپاٹائٹس کو ختم کرنے کیلئے پولیو طرز کا پروگرام پورے پنجاب میں شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ہیپاٹائٹس کے مرض کو جلد سے جلد کنٹرول کیا جا سکے؟

(تاریخ وصولی 24 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 28 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) عوام میں شعور و آگاہی پیدا کرنے کے لئے آگاہی مہم حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، آگاہی مہم میڈیا، پریس، ٹی وی، ریڈیو انٹر پرسنل کمیونیکیشن، واک اور سیمینار کے ذریعے چلائی جا رہی ہے-

(ب) ہر پروگرام اپنی ضروریات کے مطابق مختلف لائحہ عمل اختیار کرتا ہے اور مختلف اقدامات اٹھائے جاتے ہیں- یہ اقدامات ماہرین کی آرا کے بعد تجویز کئے جاتے ہیں ہیپاٹائٹس کے حوالے سے حکمت عملی بڑی جامع ہے اور یہ تمام ماہرین کی متفقہ رائے کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے، جس کے اچھے نتائج برآمد ہو رہے ہیں- (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

حکومت پنجاب کی صحت پالیسی و دیگر تفصیلات

*3191: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب کی صحت پالیسی کیا ہے، کب بنی اور کس نے بنائی؟

(ب) صوبہ پنجاب کے دیہی اور پسماندہ علاقوں کی آبادی کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے کونسے خصوصی انتظامات کئے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں صحت کی سہولتیں بہتر اور زیادہ ہونے کی وجہ سے دیہی اور پسماندہ علاقوں سے بڑے شہروں کی طرف آبادی کی منتقلی کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ ہو چکا

ہے،اس سلسلہ میں حکومت پنجاب کی طرف سے کئے گئے خصوصی اقدامات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 3 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 مئی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) اٹھارویں آئینی ترمیم سے قبل صحت کے معاملات آئین پاکستان کے تحت (concurrent list) میں شامل تھے اور وفاقی حکومت نیشنل ہیلتھ پالیسی ترتیب دیتی تھی، جس میں صوبوں کی مشاورت شامل ہوتی تھی، لہذا حکومت پنجاب اس سلسلے میں وفاقی حکومت کی جاری کردہ نیشنل ہیلتھ پالیسی پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ جو کہ فیڈرل گورنمنٹ نے صوبوں کی مشاورت کے ساتھ 2001 میں ترتیب دی تھی۔

(ب) حکومت پنجاب نے دیہی اور پسماندہ علاقوں کی آبادی کو صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ہر یونین کونسل میں بنیادی مرکز صحت BHU اور ہر مرکز لیول پر دیہی مرکز صحت RHC قائم کئے ہیں۔ مزید برآں نیشنل پروگرام برائے بہبود آبادی و پرائمری ہیلتھ کیئر کے ذریعے ہر ایک ہزار کی آبادی پر ایک مقامی خاتون کو تربیت فراہم کر کے لیڈی ہیلتھ ورکر LHW تعینات کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ہر یونین کونسل میں ملیریا کنٹرول، حفاظتی ٹیکہ جات لگانے اور صحت عامہ بہتر بنانے کے لئے فیلڈ عملہ تعینات کیا گیا ہے مزید برآں دور دراز علاقہ جات میں قائم بنیادی و دیہی مراکز صحت پر خدمات سر انجام دینے والے ڈاکٹروں کے لئے بہتر مشاہرہ بھی مقرر کیا گیا ہے۔

حال ہی میں حکومت پنجاب نے صوبہ میں ڈاکٹروں کی فراہمی بہتر بنانے کے لئے سیالکوٹ، ساہیوال، گوجرانوالہ اور ڈی جی خان میں 4 نئے میڈیکل کالج قائم کئے ہیں اور پہلے سے موجود میڈیکل کالجوں میں 452 نشستوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

(ج) دیہات میں روزگار، ماحول، تعلیم، امن وامان، تحفظ اور شہری سہولیات کی عدم فراہمی شہروں کی جانب آبادی کی منتقلی کے زیادہ اہم عوامل ہیں اور حکومت پنجاب اس پیچیدہ مسئلہ کے حل کے لئے جامع اور مربوط دیہی ترقی و سماجی بہبود کے پروگرام پر عمل پیرا ہے تاکہ زراعت اور دیہی معیشت کی ترقی اور دیہی سماجی ڈھانچہ کی بہتری کے ساتھ دیہی عوام کی شہروں کی جانب منتقلی کو روکا جاسکے۔ اس سلسلہ میں

دیہات اور چھوٹے شہروں میں قائم صحت کی سہولیات کو مرحلہ وار سالانہ ترقیاتی پروگرام کے ذریعے مزید بہتر بنایا جارہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2011)

اتچ آئی وی/ایڈز کے خاتمے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*3192: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) HIV/ایڈز و دیگر جنسی بیماریوں کے سلسلے میں آگاہی مہم کب شروع کی گئی؟

(ب) HIV/ایڈز کے خاتمے کے لئے حکومت جدید ریسرچ سے کس حد تک مستفید ہو رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 03 مئی 2009 تاریخ ترسیل 20 مئی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے آگاہی اور شعور اجاگر کرنے کی مہم کا باقاعدہ آغاز 2006 میں کیا۔اس سلسلے میں مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے۔

i. اگست 2006 کو ایک میڈیا فرم کے ساتھ مہم کے آغاز کے لئے معاہدہ کیا گیا۔

ii. اس معاہدے کے تحت ابتدا میں ایک سروے کیا گیا اس سروے کا مقصد HIV/AID کے بارے میں معلومات، روئے اور عمل کو جانچنا تھا۔

iii. آگاہی پھیلانے کے لئے ورکشاپس کا اہتمام کیا گیا جس میں بہتر طریقے سے پیغام کی رسائی کرنے کے طریقے سکھائے گئے۔

iv. ٹی وی ریڈیو 3416 اشتہار نشر کئے گئے۔

v. World AIDs Day کے موقع پر FM103 پر مختلف پروگرام نشر کئے گئے۔

vi. کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے لاہور کے 16 ہسپتالوں اور کلینکوں میں HIV/AIDs کے بارے میں آگاہی کے پیغامات نشر کئے گئے۔

vii. HIV/AIDs کے موضوع پر ٹی وی کے لئے ایک Documentary بنائی گئی۔

viii. آگاہی کو اجاگر کرنے کے لئے سٹیج تھیٹر پیش کئے گئے۔

ix. پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی ویب سائٹ کا آغاز کیا گیا۔

x. معلوماتی، تعلیمی اور ترسیلی مواد کو نہ صرف بنایا گیا بلکہ اس کی تقسیم بھی کی گئی۔

xi. این جی اوز کے نمائندوں کے لئے مختلف تربیتی ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا اور ان کے ذریعے لوگوں کو HIV سے آگاہی کے پیغامات دیئے گئے۔

xii. HIV/AIDs کے مریضوں کو بہتر ماحول فراہم کرنے کی کوشش کے لئے آگاہی بڑھائی گئی اور رابطوں کو استوار کیا گیا۔

xiii. HIV/AIDs کے لئے ایک صوبائی پارلیمانی فورم کا قیام عمل میں لایا گیا۔

xiv. HIV/AIDs کے لئے ایک صوبائی کمیٹی برائے وکالت (Task Force & TACA) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

xv. صحت کے لئے بین المذاہب کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔

xvi. مذہبی رہنماؤں کی تربیت کے لئے دس اضلاع میں ورکشاپس کا اہتمام کیا گیا۔

xvii. تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون بڑھایا گیا تاکہ ان اداروں میں HIV/AIDs کے بارے میں شعور اجاگر کیا جاسکے۔

xviii. پرائیویٹ بلڈ بنکوں کے ساتھ آگاہی سیمینار کا انعقاد۔

xix. پرائیویٹ ہسپتالوں میں ساتھ آگاہی سیمینار کا انعقاد۔

xx. تعلیمی اداروں میں ایڈز کی آگاہی کے لئے سیمینار منعقد کئے گئے۔

(ب) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام ہمیشہ سے HIV/AIDs کے حوالے سے جدید تحقیق سے مستفید ہونے کے لئے سرگرم رہا ہے۔اس سلسلے میں HIV/AIDs Surveillance Project نے NACP اور PACP کے ساتھ مل کر 2004-08 تک متعدد تحقیقی ریسرچ کیں۔

یہ تحقیقات سرنج کے ذریعے نشہ آور ادویات کا استعمال، مرد اور خواتین جسم فروش اور ہیجڑوں میں کی گئیں۔ ان کا مقصد ان افراد میں HIV/AIDs تناسب دیکھنا تھا۔

ان تحقیقات کے نتائج سے یہ بات سامنے آئی کہ ان گروہوں میں اس بیماری کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ اس کی بنا پر پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے اپنے Service Delivery Package کا آغاز کیا ہے تاکہ معاشرہ ان گروہوں کو بہتر سہولیات کی فراہمی یقینی بنا سکے۔اس کے علاوہ مخصوص گروہوں کے خطرناک رویوں کے بارے میں بھی تحقیق کی گئی جس میں مفید اور اہم معلومات فراہم کی گئیں اور ان معلومات کی بنیاد پر احتیاطی لائحہ عمل ترتیب دیا گیا۔

HASP کے ذریعے مختلف علاقوں کا تعین ہوا۔جہاں پر یہ مرض اثرانداز ہو رہا ہے مثلاً یہ پتہ لگایا کہ سرگودھا میں IDUs کی تعداد بہت بڑھ چکی ہے جن میں HIV وائرس کا تناسب کافی زیادہ ہے۔پنجاب

ایڈز کنٹرول پروگرام کی اس امر کی نشاندہی سے ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال سرگودھا میں HIV/AIDs ٹریٹمنٹ سنٹر کا آغاز کیا جس میں بیشتر افراد کا تعلق IDUs گروپ کے ساتھ ہے۔

WHO کی Guidelines پر مکمل طور پہ عمل کیا جاتا ہے۔مرض کی تشخیص کے بعد مریض کو ادویات شروع کرنے کے لئے جو مختلف ٹیسٹ (جو کہ CD4 اور Viral Load ٹیسٹ کہلاتے ہیں) کے ذریعے کیا جاتا ہے۔اس کی سطح کا تعین جدید تحقیق کے مطابق تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

ادویات میں جدید رجحانات کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن ادویات کے زیادہ منفی اثرات ہو رہے ہیں ان کی جگہ بہتر ادویات کا استعمال کیا جا رہا ہے۔جدید طریقوں سے کوشش کی جارہی ہے کہ مریض اپنی ادویات کے استعمال میں ثابت قدم رہیں اس کے لئے مشاورت کے مختلف طریقے استعمال کئے جارہے ہیں۔

کوشش کی جاتی ہے کہ مریضوں کی کسی صورت دل آزاری نہ ہو اور ان کی شناخت بلا اجازت ظاہر نہ کی جائے۔تحقیق سے ظاہر ہوا ہے کہ جو مریض دلبرداشتہ ہو جاتے ہیں وہ مرض کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

آر ایچ سی ہڑپہ ساہیوال کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3211: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آر ایچ سی ہڑپہ (ساہیوال) کتنے رقبہ پر کب تعمیر ہوا؟

(ب) اس میں ڈاکٹر کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں کتنی خالی کب سے ہیں؟

(ج) اس آر ایچ سی کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی گرانٹ سالانہ ادویات اور دیگر مدات کیلئے فراہم کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس ہسپتال میں ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں پر کرنے اور ضرورت کے مطابق ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 09 مئی 2009 تاریخ ترسیل 29 مئی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) آر ایچ سی ہڑپہ (ساہیوال) کا رقبہ 6 ایکڑ ہے اور یہ 1984 میں تعمیر ہوا۔

(ب) آر ایچ سی ہڑپہ میں ڈاکٹرز کی 4 اسامیاں موجود ہیں اور تمام ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔

(ج) مالی سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران دی گئی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	مالی سال 08-2007	2008-09
ادویات	-/500000 روپے	-/500000 روپے

Contingent	-/670000روپے	-/750000روپے
سالانہ مرمت	-/75000روپے	-/110000روپے
پے اینڈ الاؤنس	-/5242000روپے	-/6620000روپے

(د) ڈاکٹرز کی تمام اسامیاں پر ہیں نیز حکومتی پالیسی اور ہسپتال کی ضرورت کے مطابق ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

چلڈرن ہسپتال لاہور۔ بچوں کی ہارٹ سرجری میں حائل مسائل

*3309: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال فیروزپور روڈ لاہور میں دل کے مریض بچوں کی ہارٹ سرجری کی جاتی ہے، اگر کی جاتی ہے تو روزانہ کتنے بچوں کی ہارٹ سرجری کی جاتی ہے جنوری 2008 سے اب تک کتنے بچوں کے آپریشن کئے گئے، اس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بچوں کی ہارٹ سرجری کے لئے ڈاکٹرز / ہسپتال انتظامیہ چھ چھ ماہ کا ٹائم دیتے ہیں اور اتنے طویل عرصہ کا ٹائم دینے پر کئی معصوم بچے آپریشن کے انتظار میں وفات بھی پا جاتے ہیں؟

(ج) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو جن وجوہات اور مسائل کی بنا پر آپریشن کے لئے طویل عرصے کا وقت دیا جاتا ہے کیا حکومت ان مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 22 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے کہ چلڈرن ہسپتال میں دل کے مریض بچوں کی ہارٹ سرجری کی جاتی ہے۔ایک ہفتے میں چار دن ہارٹ سرجری کے لئے مختص ہیں جن میں اوسطاً آٹھ بچوں کا آپریشن ہوتا ہے۔جنوری 2008 سے اب تک 540 بچوں کی ہارٹ سرجری کی گئی ہے جن میں سے 260 مریضوں کی (Close) کلوز ہارٹ سرجری ہوئی اور 290 مریضوں کی (Open) اوپن ہارٹ سرجری ہوئی ہے۔

(ب) چونکہ اوپن ہارٹ سرجری کے لئے چلڈرن ہسپتال پاکستان بھر میں گورنمنٹ سیکٹر میں واحد ادارہ ہے اور ایک ادارہ پورے ملک کے مریض بچوں کی اوپن ہارٹ سرجری کے لئے ناکافی ہے۔اس وجہ سے تقریباً 1800 بچے Waiting List پر موجود ہیں تاہم انتظار کرنے والے بچوں کا ایمرجنسی کی صورت میں فوراً داخلہ کرکے آپریشن کیا جاتا ہے۔

(ج) اس وقت ملک میں بچوں کی ہارٹ سرجری کرنے والے ٹرینڈ میڈیکل اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی ہے جسے پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔مزید برآں تمام ملک کی آبادی کو یہ سہولت بروقت بہم پہنچانے کے لئے ملکی سطح پر مزید ادارے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

خواتین کے الٹراساؤنڈ کے لئے لیڈی ڈاکٹر کی تعیناتی

*3319: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت موجود ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا الٹرا ساؤنڈ کی ڈیوٹی مرد / خواتین کے لئے صرف مرد ڈاکٹر انجام دیتے ہیں یا مردوں کے لئے مرد ڈاکٹر اور خواتین کے لئے خاتون ڈاکٹر سرانجام دیتی ہیں؟

(ج) اگر جواب نہ میں ہے تو کیا حکومت الٹرا ساؤنڈ کے لئے مرد اور خاتون ڈاکٹر کا علیحدہ انتظام کرنے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 23 مئی 2009 تاریخ ترسیل 18 جون 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب کے تمام ٹیچنگ، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں الٹرا ساؤنڈ کی سہولت موجود ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ الٹرا ساؤنڈ کرنے کی ڈیوٹی مرد اور خواتین ڈاکٹرز سرانجام دیتے ہیں۔ تاہم یہ کوشش ضرور کی جاتی ہے کہ خواتین کا الٹرا ساؤنڈ ترجیحاً لیڈی ڈاکٹر ہی سرانجام دے۔جہاں لیڈی ڈاکٹر تعینات نہ ہو وہاں خواتین کا الٹرا ساؤنڈ نرس کی موجودگی میں مرد ڈاکٹر سرانجام دیتا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ خواتین کا الٹرا ساؤنڈ ترجیحاً لیڈی ڈاکٹرز ہی سرانجام دیتی ہیں، تاہم الٹرا ساؤنڈ ٹیسٹ کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے یہ امر بھی ضروری ہے کہ الٹرا ساؤنڈ کرنے کے لئے اس میں مہارت رکھنا بہت

اہم ہے، فی الحال لیڈی ڈاکٹرز جو الٹرا ساؤنڈ کی مہارت رکھتی ہوں اور اس میں تربیت یافتہ بھی ہوں کی تعداد محدود ہے۔اس بنا پر فی الوقت صوبہ کے تمام ہسپتالوں میں خواتین کا الٹرا ساؤنڈ لیڈی ڈاکٹروں کے ذریعے کرنا ممکن نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 جنوری 2011)

سال 09-2008 سروسز ہسپتال لاہور کیلئے رکھے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

***3322: چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں سال 09-2008 میں ہسپتال کے وارڈز (Wards) کے بیڈز کی مرمت کے لئے کتنی رقم رکھی گئی؟

(ب) کیا ہسپتال انتظامیہ سرجیکل سپیشل وارڈ کے بیڈز کے فوم بدلنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال ہذا کے وارڈز کے باتھ رومز کی ٹوٹیاں اکثر خراب رہتی ہیں اور ان کی مرمت وغیرہ نہیں کی جاتی؟

(د) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ہسپتال انتظامیہ مذکورہ مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال کے وارڈز کے بیڈز کی مرمت کے لئے سال 09-2008 میں -/1250000 روپے رکھے گئے۔

(ب) جی ہاں! سروسز ہسپتال کی انتظامیہ ہر سال پرانے اور ناکارہ ہو جانے والے فوم میٹریس تبدیل کرتی ہے۔ پچھلے سال 203 فوم میٹریس تبدیل کئے گئے جبکہ سرجیکل سپیشل وارڈ کو 10 فوم میٹریس ملے (وارڈ کے کل بیڈز کی تعداد 30 ہے) اس سال بھی 110 مزید فوم میٹریس مختلف وارڈز کی ڈیمانڈ کے مطابق تبدیل کئے گئے۔اس سال اگست میں نئے مالی سال کے بجٹ کی منظوری کے بعد مزید فوم میٹریس بدلے جائیں گے اور سرجیکل سپیشل وارڈ کو ترجیح دی جائے گی۔

(ج) جی نہیں! جب کبھی بھی باتھ رومز کی ٹوٹیاں خراب ہوں، وہ تبدیل یا مرمت کر دی جاتی ہیں۔

(د) ہسپتال انتظامیہ مذکورہ بالا مسائل وقتاً فوقتاً حل کرتی رہتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 دسمبر 2010)

لاہور | مقصود احمد ملک
مورخہ 18 جنوری 2011 | سیکرٹری

بروز جمعرات 20 جنوری 2011 محکمہ صحت کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ عارفہ خالد پرویز	507،506
2	محترمہ نگہت ناصر شیخ	2130،1834
3	جناب محمد نوید انجم	2015،1988
4	چودھری عامر سلطان چیمہ	2359
5	جناب محمد شفیق خان	2626،2624
6	محترمہ زوبیہ رباب ملک	2678،2675
7	محترمہ ثمینہ نوید	2819،2818
8	رانا محمد اقبال خاں	2836
9	رانا آصف محمود	2871،2870
10	خواجہ عمران نذیر	2906
11	ڈاکٹر غزالہ رضا رانا	2916،2915
12	جناب شہر یار ریاض	2925
13	ڈاکٹر محمد افضل	2950،2949
14	جناب عبدالوحید چودھری	2957،2956
15	جناب جاوید حسن گجر	2982
16	محترمہ خدیجہ عمر	3021،3020
17	محترمہ عائشہ جاوید	3074،3073
18	ڈاکٹر سامیہ امجد	3192،3191
19	جناب محمد حفیظ اختر چودھری	3211
20	محترمہ آمنہ الفت	3309
21	ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا	3319
22	چودھری محمد اسداللہ	3322